Vol 2 Issue 8 Sept 2012

ISSN No : 2230-7850

International Multidisciplinary Research Journal

Indian Streams Research Journal

Executive Editor
Ashok Yakkaldevi

Editor-in-Chief
H.N.Jagtap

Welcome to ISRJ

RNI MAHMUL/2011/38595 **ISSN No.2230-7850**

Indian Streams Research Journal is a multidisciplinary research journal, published monthly in English, Hindi & Marathi Language. All research papers submitted to the journal will be double - blind peer reviewed referred by members of the editorial board.Readers will include investigator in universities, research institutes government and industry with research interest in the general subjects.

Regional Editor

Dr. T. Manichander

Mr. Dikonda Govardhan Krushanahari
Professor and Researcher ,
Rayat shikshan sanstha's, Rajarshi Chhatrapati Shahu College, Kolhapur.

International Advisory Board

Kamani Perera
Regional Center For Strategic Studies, Sri Lanka

Janaki Sinnasamy
Librarian, University of Malaya

Romona Mihaila
Spiru Haret University, Romania

Delia Serbescu
Spiru Haret University, Bucharest, Romania

Anurag Misra
DBS College, Kanpur

Titus PopPhD, Partium Christian University, Oradea,Romania

Mohammad Hailat
Dept. of Mathematical Sciences, University of South Carolina Aiken

Abdullah Sabbagh
Engineering Studies, Sydney

Ecaterina Patrascu
Spiru Haret University, Bucharest

Loredana Bosca
Spiru Haret University, Romania

Fabricio Moraes de Almeida
Federal University of Rondonia, Brazil

George - Calin SERITAN
Faculty of Philosophy and Socio-Political Sciences Al. I. Cuza University, Iasi

Hasan Baktir
English Language and Literature Department, Kayseri

Ghayoor Abbas Chotana
Dept of Chemistry, Lahore University of Management Sciences[PK]

Anna Maria Constantinovici
AL. I. Cuza University, Romania

Ilie Pintea,
Spiru Haret University, Romania

Xiaohua Yang
PhD, USA

......More

Editorial Board

Pratap Vyamktrao Naikwade
ASP College Devrukh,Ratnagiri,MS India

R. R. Patil
Head Geology Department Solapur University,Solapur

Rama Bhosale
Prin. and Jt. Director Higher Education, Panvel

Salve R. N.
Department of Sociology, Shivaji University,Kolhapur

Govind P. Shinde
Bharati Vidyapeeth School of Distance Education Center, Navi Mumbai

Chakane Sanjay Dnyaneshwar
Arts, Science & Commerce College, Indapur, Pune

Awadhesh Kumar Shirotriya
Secretary,Play India Play,Meerut(U.P.)

Iresh Swami
Ex - VC. Solapur University, Solapur

N.S. Dhaygude
Ex. Prin. Dayanand College, Solapur

Narendra Kadu
Jt. Director Higher Education, Pune

K. M. Bhandarkar
Praful Patel College of Education, Gondia

Sonal Singh
Vikram University, Ujjain

G. P. Patankar
S. D. M. Degree College, Honavar, Karnataka

Maj. S. Bakhtiar Choudhary
Director,Hyderabad AP India.

S.Parvathi Devi
Ph.D.-University of Allahabad

Sonal Singh,
Vikram University, Ujjain

Rajendra Shendge
Director, B.C.U.D. Solapur University, Solapur

R. R. Yalikar
Director Managment Institute, Solapur

Umesh Rajderkar
Head Humanities & Social Science YCMOU,Nashik

S. R. Pandya
Head Education Dept. Mumbai University, Mumbai

Alka Darshan Shrivastava
Shaskiya Snatkottar Mahavidyalaya, Dhar

Rahul Shriram Sudke
Devi Ahilya Vishwavidyalaya, Indore

S.KANNAN
Annamalai University,TN

Satish Kumar Kalhotra
Maulana Azad National Urdu University

Address:-Ashok Yakkaldevi 258/34, Raviwar Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India
Cell : 9595 359 435, Ph No: 02172372010 Email: ayisrj@yahoo.in Website: www.isrj.org

Indian Streams Research Journal
Volume 2, Issue. 8, Sept 2012
ISSN:-2230-7850

Impact Factor: 0.2105(Uif)
Available online at www.isrj.net

ORIGINAL ARTICLE

بہمنی دور کے اہم نثر نگار

ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار
(اسسٹنٹ پروفیسر، اُردو، ایس۔ایس۔اے۔آرٹس اینڈ کامرس کالج شولاپور)

مقاصد

- بہمنی دور کے مختصر تاریخی حالات کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کرنا۔
- بہمنی فرمارواؤں کی ادب نوازی کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- بہمنی دور کے ادب، خصوصاً نثر کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- بہمنی دور کے اہم نثر نگاروں کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- اس دور کے نثر نگاروں کے موضوعات کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- اردو ادب کے ارتقاء میں اس دور کے نثر نگاروں کی اہمیت و افادیت معلوم کرنا۔

تمہید

گو کہ اُردو زبان کی ابتداء شمالی ہندوستان میں ہوئی لیکن ادبی تخلیقات کی ابتداء دکن سے ہوئی۔ اس ضمن میں شاہان دکن کی خدمات خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں بہمنی سلطنت کی بنیاد حسن خاں نے ڈالی۔ اسی کو تاریخ میں ظفر خاں علاء الدین بہمن شاہ کہتے ہیں۔ اس نے بغاوت کر کے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا تھا۔ اس کے خاندان نے سنہ ۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۵ء تک حکومت کی۔ یہ بہمنی حکومت کہلائی۔ بعد ازاں یہی حکومت پانچ خودمختار حکومتوں میں تبدیل ہوئی۔

اس حکومت کے فرمارواادب نواز اور ادب پرور تھے۔ ہندوستانی تہذیب و تمدن کے دلدادا تھے۔ محی الدین قادری زور نے اپنی کتاب "دکنی ادب کی تاریخ" میں اس حکومت کے متعلق بالکل صحیح لکھا ہے۔

"اس خاندان نے سنہ ۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۵ء تک اس ملک کی تہذیب و معاشرت اور ادب و سیاست کی رہنمائی کی اور اپنے بعد ایسی مستقل یادگاریں چھوڑ گیا جو اس کے نام اور کام کو یاد دلاتی رہیں گی۔

ان یادگاروں میں سب سے اہم اردو زبان اور ادب ہے جو انہی کی سرپرستی میں پورے دکن میں یعنی بحیرۂ عرب سے لے کر خلیج بنگال تک رائج ہو گیا اور اس وسیع ملک میں جگہ جگہ اس کے مرکز قائم ہو گئے جن میں گلبرگہ، بیدر، قندھار، کوئی، احمد نگر، بیجاپور، گولکنڈہ، کرنول، کڑپہ، ویلور، مدراس، بودھن، اورنگ آباد وغیرہ تاریخ ادب اُردو میں اب تک یاد کیے جاتے ہیں۔"

اس خاندان کی ادب پروری اور ادیب پروری کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ اسی خاندان کے ایک بادشاہ محمد شاہ ثانی

نے فارسی کے شہرۂ آفاق شاعر خواجہ حافظؔ شیرازی کو دکن آنے کی دعوت دی تھی۔ حافظؔ نے اس دعوت کو قبول بھی کیا اور سفر کے لیے اپنے گھر سے نکلے مگر بحری سفر سے گھبرا کر واپس چلے گئے مگر بادشاہ کے نام ایک غزل لکھ کر معذرت چاہی۔ یہ غزل دستیاب ہے اور کافی مقبول بھی ہے۔ تاریخ میں اس قسم کی دیگر مثالیں بھی موجود ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ اس حکومت نے علم وادب کی سرپرستی کی۔ اس کے خاطر خواہ نتائج اخذ ہوئے۔

اُردو زبان وادب کا ابتدائی ادب انہی بادشاہوں کا مرہون منت ہے۔ اس دور میں خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ، سید محمد اکبر حسینیؒ، نظامیؔ، صدرالدین، عبداللہ حسینیؒ، مشتاقؔ، لطفیؔ، شاہ میراں جی شمس العشاقؒ اور آذریؔ جیسے شاعر وادیب ہو گزرے ہیں۔ ان میں بیشتر شاعر تھے۔ اس لیے اس دور میں شعری ادب زیادہ تخلیق ہوا۔ نثر میں اور خصوصاً اُردو نثر میں بہت کم کام ہوا ہے۔

موضوع۔

اس باب میں ہم اس دور کے اہم نثر نگاروں کی نثری خدمات کا جائزہ لیں گے۔ ان میں مندرجہ ذیل نثر نگاروں کا شمار کیا جاسکتا ہے۔ ۱) خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ۔ ۲) شاہ میراں جی شمس العشاقؒ۔ ۳) سید محمد اکبر حسینیؒ۔

ان کی نثری نگاری کا جائزہ ذیل میں درج ہے۔

خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ:

خواجہ بندہ نوازؒ اُردو کے پہلے نثر نگار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ آپ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ آپ کا اصل نام سید محمد حسینی تھا۔ آپ کے پیرو مرشد خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ حضرت نصیرالدین چراغ دہلویؒ نے آپ کو گیسو دراز کے لقب سے نوازا۔ خواجہ بندہ نوازؒ شہبازؔ تخلص کرتے تھے۔ آپ دولت آباد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد شاہ راجوؒ کے انتقال کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔ یہاں اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں رہ کر طریقت کی منزلیں طے کیں۔ آپ اپنے مرشد کے چہیتے مرید تھے۔ فیروز شاہ بہمنی کے عہد میں ۱۳۹۸ء میں دکن تشریف لائے۔ فیروز شاہ بڑا ادب نواز اور صاحب کمال تھا۔ جب اُسے آپ کے آنے کی خبر ہوئی تو اس نے اپنے اُمرا اور اپنی اولاد کو آپ کے استقبال کے لیے بھیجا۔ آپ نے گلبرگہ میں قیام کیا اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ نے ساری زندگی دین کی تبلیغ کا کام کیا۔ آپ کے مریدوں کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ اپنے مریدوں کو ظہر کی نماز کے بعد واعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے مریدوں کی تربیت کے لیے شعر بھی کہے اور نثر بھی لکھی۔ آپ کا کلام دستیاب ہے۔

مولوی عبدالحق نے آپ کی نثری تصنیف "معراج العاشقین" شائع کی۔ یہی اُردو نثر کی پہلی کتاب ثابت ہوئی۔ اس کتاب کی تصدیق محی الدین قادری زورؔ اور نصیرالدین ہاشمی نے بھی کی۔ ان تینوں نے اپنی کتابوں میں "معراج

العاشقین" سے اقتباسات درج کیے ہیں۔ جس کے مطالعے سے ہمیں اُس دور کی نثر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہیں۔ " معراج العاشقین" کا موضوع تصوف ہے۔ اس میں تصوف کے نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ خواجہ بندہ نوازؒ نے یہ کتاب اپنے مریدوں کی تربیت کے لیے لکھی۔ اس دور کے ادب پر مذہب کا غلبہ تھا۔

ذیل میں مولوی عبدالحق کی کتاب " اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام" محی الدین قادری زور کی کتاب "دکنی ادب کی تاریخ" اور نصیرالدین ہاشمی کی کتاب "دکن میں اُردو" میں درج "معراج العاشقین" کے اقتباسات بطور نمونہ درج کیے گئے ہیں۔

معراج العاشقین کے اقتباسات:

۱) "انسان کے بوجنے کوں پانچ تن۔ ہر ایک تن کوں پانچ دروازے ہیں ہور پانچ دربان ہیں۔ پہلا تن واجب الوجود، مقام اس کا شیطانی، نفس اس کا امارہ، بھئے واجب کی آنکھ سوں غیر نہ دیکھنا سو، جس کے کان سوں غیر نہ سننا سو، جس کے نک سوں بد بوئی نا لینا سو، بخش کی زبان سوں بد گوئی نہ کرنا سو، کینا کی شہوت کوں غیر جاگا خرچنا سو، چیر طیب کامل ہونا، بخش پیچان کوں دوا دینا"

(مولوی عبدالحق/ اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام/ ص۔ ۲۱/ محی الدین قادری زور/ دکنی ادب کی تاریخ/ ص۔ ۱۲)

۲) "نبی کے تحقیق خدا کے درمیان تے ستر ہزار پردے اوجیالے کے ہور اندھیار کے اگر اس میں تے یک پردہ اُٹھ جاوے تو اس کی آنچ تے میں جلوں۔ ہور ایک وقت ایسا ہوتا ہے اور دیکھو بے پردا اندھیارے کے اوجیالے کے عارفاں پر ہے واصلاں پر پردے نورانی رہے۔ واصلاں کا صفا پیدا ہوتا ہے۔ محمد کا نور اے عزیزاں اوّل ربوبیت کا پردہ سوائے تن جمالی جسم کے پردے کوا ٹیڑا ج اس جمالی الوہیت کے پردے ممکن الوجود کوں اپیڑ سکتے" (نصیرالدین ہاشمی/ دکن میں اُردو/ ص۔ ۱۵)

معراج العاشقین کے علاوہ آپ کی ایک اور کتاب " رسالہ سہ بارہ" کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس میں بھی آپ نے تصوف کے نکات بیان کیے ہیں۔ نصیرالدین ہاشمی نے اس رسالے سے ایک اقتباس نقل کیا ہے۔ ذیل میں یہ اقتباس بطور مثال درج ہے۔

سوال : ذاتی ایمان کونسا اور صفاتی ایمان کون۔

جواب : الحمدا حال باقی ہے۔ سو ذاتی ایمان وہ ہے کہ باقی آتی اور جاتی ہے۔ سو صفاتی ایمان۔

(رسالہ سہ بارہ)(نصیرالدین ہاشمی/ دکن میں اُردو/ ص۔ ۱۵)

ایک دوسری کتاب کی نثر کا نمونہ اس طرح ہے۔

"کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق یعنی سلطان اپنی ذات کے دربار میں گنج مخفی چھپا کر رکھیا تھا، بقا کے

موتیاں سوں بحر کر احسن حال میں یکا یک اوس گنج کی طرف نظر کیا اس موتیاں کا اوجالا دیکھ کر عاشق ہوا۔ ہور مصلحت تجویز میں لایا۔ جو ایسے زار کے موتیاں چھپا کر رکھنا خوب نہیں، بلکہ عشق کے بازار میں ظاہر کرنا خوب بھلا ہے۔ و لے بغیر از جوہری کے اس موتیاں کا قدر نا ہونے با تجویز آپس میں آپ کیا ہور جوہری کون بھی لانے اس ذات کے دریا کے نور سوں جوہری کون بنایا۔"

(نصیر الدین ہاشمی / دکن میں اُردو / ص۔ ۲۵) (مخطوط دارالاسرار کتب خانہ سالار جنگ)

خواجہ بندہ نوازؒ دکنی دور کے کافی اہم شاعر و ادیب تھے۔ اُردو میں آپ کی ذات سے مذکورہ تین کتابیں منسوب کی جاتی ہیں جو دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے فارسی زبان میں بھی کئی کتابیں لکھیں۔ غرض آپ کی ادبی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

شاہ میراں جی شمس العشاقؒ:

خواجہ بندہ نواز کے بعد دکنی دور کے اہم نثر نگاروں میں سے ایک شاہ میراں جی شمس العشاقؒ ہیں۔ دکن کے عظیم صوفیائے کرام میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور بارہ سال مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ حضورؐ نے جمعہ کی ایک شب میں آپ کو ہندوستان جانے کی بشارت دی۔ آپ ہندوستان تشریف لائے اور یہاں دکن میں حضرت شاہ کمال الدین مجرد بیابانی سے شرف بیعت حاصل کی بعد ازاں انھیں کے خلیفہ ہوئے۔ یہ سلسلہ خواجہ بندہ نواز سے ملتا ہے۔ شاہ کمال الدین، شاہ جمال الدین کے مرید و خلیفہ تھے اور شاہ جمال الدین خواجہ بندہ نواز کے مرید و خلیفہ تھے۔

مولوی عبدالحق نے اپنی کتاب "اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام" میں شاہ میراں جی کے ہندوستان تشریف لانے کے واقعہ کو میراں جیؒ ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ بطور حوالہ یہ واقعہ ذیل میں من و عن درج کیا گیا ہے۔

"چنانچہ وہ خود اپنے حال میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ مکّے سے مدینہ شریف کی زیارت کو گئے اور تقریباً بارہ سال روضۂ مبارک کے قریب رہے۔ ایک روز شب جمعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ہندوستان جانے کے لیے ارشاد فرمایا تو آپ نے نہایت عجز سے یہ عذر کیا کہ میں ہندوستان کی زبان سے ناواقف ہوں۔ آنحضرتؐ نے زبان مبارک سے فرمایا "ہمہ زبان ہا معلوم خواہد شد" اور یہی ہوا۔" (مولوی عبدالحق / اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام / ص۔ ۳۴)

میراں جیؒ نے یہاں کی زبان سیکھی اور اسی میں رشد و ہدایت کا کام کیا۔ میراں جیؒ کے مریدوں کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ آپ نے مریدوں کی تربیت اور ہدایت کے لیے ادب کو ذریعہ بنایا۔ آپ نے نثر اور نظم دونوں میں طبع آزمائی کی۔ یہاں ہمیں ان کی نثر سے واسطہ ہے۔ اس ضمن میں مولوی عبدالحق نے ان کی ایک تصنیف "شرح مرغوب القلوب" کا ذکر کیا ہے۔

"شرح مرغوب القلوب" دراصل میراں جیؒ کا تحریر کردہ رسالہ ہے۔ اس میں تقریباً دس باب ہیں۔ اس میں موصوف نے توبہ، طریقت، حقیقت، شریعت، وضو، دنیا، ترک دنیا، تجرید و تفرید، عشق، معشوق، فنا، بقا اور سفر وغیرہ پر بحث کی

ہے۔ان موضوعات پر بحث کرنے کا ان کا اپنا ایک خاص انداز ہے۔ان موضوعات پر پہلے انھوں نے قرآن کی آیت یا حدیث لکھی ہے پھر اس کا ترجمہ کیا اور اس کی شرح لکھی ہے۔اسطرح ہر موضوع پر انھوں نے اس وقت کی رائج زبان میں یہ رسالہ لکھا۔اس زبان کو دکنی اردو کہتے ہیں۔مولوی عبدالحق لکھتے ہیں کہ اگر خواجہ بندہ نواز کے کلام سے قطع نظر کی جائے تو میراں جی کا کلام ہی مستقل طور پر ملتا ہے۔

ذیل میں اس کتاب سے ایک اقتباس یہاں درج کیا گیا ہے۔اس کے مطالعے سے اس دور کی نثر اور بطور خاص میراں جی کی نثر کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

"کل امر ذی بال لم یبد ئ بسم اللہ فھو ابتر۔"

پیغمبر کہے جسے کچ کام کرے گا کوئی خدا کا ناؤں نہ لے کر تو او کام پامال ہوئے گا۔

" الحمد للہ رب العلمین"

سرانا نواز نا خدا کوں بہوت کر او پالنہارا ہے عالم کا

"العاقبتہ للمتقین"

ہور اس عالم میں خوبیاں دیوے گا۔کہیا ہے۔اوس کوں پچھانے لوگاں کو ہر پرہیز گاراں کوں" پیغمبر علیہ الصلوۃ کہے خدا کی آشنائی جسے کوئی بوجتا ہے۔اتو کیا توں رہ کر اتو تھے بوج۔اتو تھے توں سن ہور چپ کھوا چہ۔اس چار باتاں کا چہ ہے۔یوں شریعت میں پہلے پاؤں رکھ کر طریقت شریعت تج ہے"۔(مولوی عبدالحق/اُردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام/ص۔۴۴)

مذکورہ نثر کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں دکنی زبان رائج تھی اور اس پر مذہب کا غلبہ تھا۔کیونکہ صوفیائے کرام نے

اسی زبان میں تصنیف وتالیف کا کام کیا۔اس لیے یہ زبان اُن کی مرہون منّت ہے۔

نصیرالدین ہاشمی نے اپنی کتاب "دکن میں اُردو" میں آپ کی ایک اور کتاب کا ذکر کیا ہے۔اس کا نام "سب رس" ہے۔ ہاشمی کا کہنا ہے کہ اس کا ایک قلمی نسخہ "کتب خانۂ سالار جنگ" موجود ہے۔ انھوں نے اس کتاب سے مندرجہ ذیل اقتباس نقل کیا ہے۔

"ارے طالب،خدائے تعالیٰ ایک محبوب ہے۔اور فقیر لوگ اس کے عاشق ہیں،ہر ایک عاشق انکوں یاں حیران کیا ہے۔اگر چہ د بچہ موں ہے۔دیچ لب ہے۔دیچ انکھیاں میں۔جس نے جیوں رنگھا ہے تیوں یہاں کیا ہے۔ہر ایک کے کنے میں یک لطافت ہے ہر یک کے کنے میں یک راحت ہے۔ہر یک کوں یک نجس سوں وصال ہوا ہے۔اس کا حسن بے نہایت

ہے۔ ہر ایک پر ایک کرم یک عنایت ہے۔ ہر اک سوں یک سوں مراتب حاصل ہوا ہے۔

"ارے طالب، اوّل باپ کے صلب میں تھا تو جمیع الایش سے پاک تھا نور تھا، جوں ماں کی رحم میں آیا تو سب تعلقات انسانی تجہ میں تجز کرے جو ماں کے پیٹ میں تھے بہان کیا تب وجود پکڑ کر آتا ہے اوس روز تے روز بروز ساعت بہ ساعت جیوں جیوں ہوش پکڑتا تیوں تیوں دین کا سواد دیکھتا ہے۔" (نصیر الدین ہاشمی/دکن میں اُردو/ص۔۱۷۱۔۱۷۲)(سب رس/کتب خانہ سالار جنگ)

یہ "سب رس" ملا وجہی کی سب رس سے مختلف ہے۔ نام کی مماثلت سے مغالطہ ہو سکتا ہے۔ ہاشمی کو جو قلمی نسخہ ملا اس پر میراں جی کا نام تحریر تھا اس لیے انھوں نے اپنی کتاب میں اس کا ایک اقتباس تحریر کیا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کتاب کا وجہی کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دونوں کتابیں الگ الگ ہیں۔

شاہ میراں جی نے بھی دیگر زبانوں میں نثر لکھی ہے۔ اُردو میں ان صرف یہی تصنیف دستیاب ہے۔ غرض آپ بھی بہمنی دور کے اہم نثر نگاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

سیّد محمد اکبر حسینیؒ:

آپ خواجہ بندہ نوازؒ کے فرزند تھے۔ آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے ساتھ گلبرگہ تشریف لائے۔ اپنے والد ہی کے مرید ہوئے۔ خواجہ بندہ نوازؒ نے آپ کو خلافت بھی عطا کی۔ باپ کی حیات میں آپ کا انتقال ہوا۔ والد نے خود اپنے ہاتھوں سے غسل دیا اور گلبرگہ ہی میں سپرد خاک کیے گئے۔ سیّد محمد اکبر حسینیؒ کو علم و فضل اپنے والد سے عطا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ بہت بڑے عالم و فاضل تھے۔ اپنے والد ہی کی طرح نثر اور نظم دونوں میں طبع آزمائی کی۔ نصیر الدین ہاشمی نے آپ کی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے۔ جس میں نثر و نظم یکجا شائع کی گئی ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"سنو اے مسلمانوں طالب خدا کے یو جو زندگی سہل ہے۔ جیوں کا بھروسہ نہیں موجب حکم حضرت علیؑ کے عمل کرو۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجلو باالصلواۃ قبل الفوت عجلو بالتوبۃ قبل الموت یعنی شتابی کرو نماز وقت گزرنے سوں آگے ہور شتابی کرو توبہ مرنے سوں آگے۔ یعنی مرید ہو کر توبہ کرنا ہور کفر و ضلالت سوں آپس کو پاک کرنا۔ ایک کے تابع ہو کر خدا طلبی میں عافیت کی راہ سنوارنا۔ اس باب میں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے۔ اپنے حبیب کو خبر دیا ہے۔ انّا ارسلنٰک الخ… جس کوں پیر نہیں اسے دین نہیں۔ جسے دین نہیں تو سے بوج نہیں۔ ہور جسے بوج نہیں اسے عشق نہیں، ہور جسے عشق نہیں اسے محبت نہیں ہور جسے محبت نہیں اسے پیر نہیں بے پیر ہو کر رہنا عین کفر ہے۔" (نصیر الدین ہاشمی/دکن میں اُردو/ص۔۵۷)

اس اقتباس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کا موضوع بھی تصوف ہے۔ اس میں سید محمد اکبر حسینیؒ نے

اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی تصنیف میں اہل طریقت کو رشد وہدایت کے لیے واعظ ونصیحت کی ہے۔ غرض آپ کا شمار بھی بہمنی دور کے اہم نثر نگاروں میں کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اس دور میں شعری ادب زیادہ تخلیق کیا گیا۔ اس سے قطع نظر مذکورہ بالا صوفیوں نے نثر کی طرف بھی توجہ دی۔ اس لیے ان کی خدمات کافی اہم ہیں اسی لیے یہ اہمیت کے حامل ہیں۔

☆☆☆

حوالے:

۱) اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ۔ مولوی عبدالحق۔ ناشر انجمن ترقی اُردو ہند۔ اُردو گھر۔ راؤز ایونیو۔ نئی دہلی۔

۲) دکن میں اُردو۔ نصیر الدین ہاشمی۔ ناشر قومی کونسل برائے فروغ اُردو، نئی دہلی۔

۳) دکنی ادب کی تاریخ۔ محی الدین قادری زور۔ ناشر ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ۔

Dr. Chobdar Md. Shafi
Asst. Professor in Urdu ,
S.S.A's Arts & Commerce College Solapur (M.S.) India.

Publish Research Article
International Level Multidisciplinary Research Journal For All Subjects

Dear Sir/Mam,

We invite unpublished Research Paper,Summary of Research Project,Theses,Books and Book Review for publication,you will be pleased to know that our journals are

Associated and Indexed,India

- International Scientific Journal Consortium
- OPEN J-GATE

Associated and Indexed,USA

- Google Scholar
- EBSCO
- DOAJ
- Index Copernicus
- Publication Index
- Academic Journal Database
- Contemporary Research Index
- Academic Paper Databse
- Digital Journals Database
- Current Index to Scholarly Journals
- Elite Scientific Journal Archive
- Directory Of Academic Resources
- Scholar Journal Index
- Recent Science Index
- Scientific Resources Database
- Directory Of Research Journal Indexing

Indian Streams Research Journal
258/34 Raviwar Peth Solapur-413005,Maharashtra
Contact-9595359435
E-Mail-ayisrj@yahoo.in/ayisrj2011@gmail.com
Website : www.isrj.org